اُتکل منی گوپ بندھو داس

بھارت میں انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک انیسویں صدی میں شروع ہوئی۔اس میں ملک کے کونے کونے سے ہر مذہب وملت کے لوگوں نے حصّہ لیا۔مہاتما گاندھی، پنڈت جواہرلال نہرو، راجندر پرشاد، سبھاش چندر بوس، مولانا ابوالکلام آزاد اور محمد علی جوہر جیسے قومی رہنماؤں کے علاوہ ملک کے ہر حصّے سے کئی قابل ذکر رہنماؤں نے تحریکِ آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔اڈیشا سے مدھوسودن داس اور مدھوسودن راؤ کے علاوہ گوپ بندھو داس بھی ایک اہم مجاہدِ آزادی تھے۔گوپ بندھو داس نہ صرف ایک مخلص، محنتی اور سادگی پسند انسان تھے بلکہ اُڑیا زبان کے اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے۔انہوں نے پوری ضلع میں ستیہ بادی اسکول کی بنیاد ڈالی اور کٹک میں پریس (چھاپہ خانہ) قائم کرکے روزنامہ "سماج" نکالا جو آج بھی ایک مقبول اخبار ہے۔

گوپ بندھوداس کی پیدائش ۹/ اکتوبر ۱۸۷۷ء کو پوری ضلع کے سوآنڈو گاؤں میں ہوئی۔ والد کا نام پنڈت شری دئی تاری داس اور والدہ کا سورنو دیئی تھا۔ ان کی ابتدائی تعلیم گاؤں سے ہی شروع ہوئی۔ وہ بہت ذہین اور محنتی طالب علم تھے۔ مڈل اسکول امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کی وجہ سے انہیں وظیفہ بھی ملا۔ ۱۹۰۷ء میں انہوں نے کلکتہ کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ گاؤں کی روایت کے مطابق گوپ بندھو داس کی شادی موتی دیوی سے طالب علمی کے زمانے میں ہی ہوگئی تھی۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی کا نام سارنگی دیوی اور چھوٹی کا نام کیتکی دیوی تھا۔ بیوی کا انتقال ان کی وکالت کی پڑھائی کے دوران ہی ہوگیا۔

۱۹۰۸ء میں انہوں نے پوری میں "اتکل سمّیلن" کی بنیاد ڈالی اور ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔ اسی سال وہ نیل گری اسکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے اور چھ ماہ تک خدمت انجام دی۔ اڈیشا کی جہالت اور غربت سے وہ رنجیدہ رہتے تھے۔ اسے دور کرنے کے لیے وہ تعلیم ہی کو واحد ذریعہ تسلیم کرتے تھے۔ اسی خیال سے انہوں نے ۱۲/ اگست ۱۹۰۹ء کو پوری ضلع کے ساکھی گوپال میں ستیہ بادی ایم ای اسکول کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۱۲ء میں اس اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ حاصل ہوگیا۔

۱۹۱۷ء میں گوپ بندھو داس کو لالہ لاجپت رایے کے قائم کیے ہوئے لوک سیوا منڈل کے صدر کی حیثیت سے نامزد کیا گیا۔ گوپ بندھو داس نے خود کو خدمتِ خلق کے لیے وقف کر دیا۔ لوک سیوا منڈل کے نام اپنی جائداد کر دی۔

۱۹۱۸ء میں انہوں نے کٹک میں ستیہ بادی پریس قائم کیا جہاں سے ۴/ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو مقبول اڑیہ اخبار 'سماج' نکالا۔ یہ اخبار گاؤں تک میں اس قدر مشہور ہو چکا ہے کہ لوگ ہر اخبار کو 'سماج' کہنے لگے ہیں۔ اسی سال وہ اتکل سمّیلن کے جلسۂ عام میں صدر چنے گئے۔ اگلے سال یعنی ۱۹۲۰ء کے چکردھر پور کے جلسۂ عام میں انہوں نے اڈیشا کو کسی

اور ریاست میں ملانے کی بجایے ایک آزاد ریاست رکھنے کی مانگ کی۔اسی سال وہ پوری ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر چنے گیے اور اگلے آٹھ سالوں تک یعنی آخری سانس لینے تک وہ کانگریس کے لیے کام کرتے رہے۔

انہوں نے کلکتہ میں ۱۹۲۱ء میں کپڑے کے مِل مزدوروں کو اکٹھا کر کے خطاب کیا، " کپاس اور سوت کا کارخانہ دونوں ہمارے دیس کا۔ ہمارا تیار کیا ہوا کپڑا انگلینڈ نہیں بھیجا جایے گا۔" یہ اتنی بڑی تحریک کی شکل اختیار کر گئی کہ انگریزوں کو آخر کار ماننا پڑا۔اسی سال کے آخر میں ان کی دعوت پر مہاتما گاندھی اڈیشا تشریف لائے۔کٹک کی کاٹھ جوڑی ندی کے کنارے تحریکِ آزادی کا ایک بڑا تاریخی جلسہ ہوا۔گاندھی جی نے گوپ بندھوداس کے ستیہ بادی اسکول کا بھی معائنہ کیا۔اگلے دو سالوں تک وہ گاندھی جی کے ہمراہ ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے رہے۔کئی جگہوں پر انگریز سرکار نے گوپ بندھوداس کے پروگراموں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیا۔ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۲۱ء کو انہیں خردہ جیل میں قید کیا گیا لیکن ۲۱؍نومبر ۱۹۲۱ء کو وہ باعزت رہا بھی کر دیے گیے۔ ۲۱؍مئی ۱۹۲۲ء کو انہیں پوری میں پھر گرفتار کیا گیا اور ۲۶؍جون ۱۹۲۲ء کو کٹک میں ۲؍سال کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔حالانکہ انہیں ڈھائی سال میں پھر رہا کر دیا گیا۔

۱۹۲۵ء میں پوری ضلع میں اور ۱۹۲۷ء میں کیندراپاڑہ، جاجپور، بھدرک اور بالیسور اضلاع میں زبردست سیلاب آیا جس نے بھاری تباہی مچائی۔گوپ بندھوداس نے جی جان سے سیلاب سے متاثر لوگوں کی خدمت کی اور انہیں ہر ممکن مدد پہنچائی۔ ۱۹۲۷ء میں کٹک کے ٹاؤن ہال میں ایک مٹنگ ہوئی جس میں سیلاب زدگان کی امداد کے لیے ایک کمیٹی قائم ہوگئی جس کا ناظم گوپ بندھوداس کو مقرر کیا گیا۔پھر ضلعی سطح پر بھی تحفظِ سیلاب کمیٹیاں قائم ہوئیں۔گوپ بندھوداس کی درخواست پر گاندھی جی نے سیلاب کے روک تھام کے ماہر وِشویشوریّا (M.Vishweshwarayya) کو اڈیشا کے دورے پر بھیجا، جن کی رہنمائی میں سیلاب سے تحفظ کے لیے ایک اسکیم بنائی گئی۔اس اسکیم کے تحت سیلاب سے حفاظت کی خاطر اقدامات اٹھایے گیے۔

اپریل ۱۹۲۸ء وہ لوک سیوا منڈل کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لے گیے۔ وہاں انہیں ٹائی فائیڈ ہوگیا اور وہ کٹک لوٹ آیے۔ یہیں ۷ار جولائی ۱۹۲۸ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔

گوپ بندھو داس ایک عظیم مجاہدِ آزادی تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی عوام کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ انہیں 'اُتکل منی' یعنی اڈیشا کا گوہر کا لقب دیا گیا۔ ان کا نام تاریخ اور ہمارے ذہن میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور ان کے خدمات اور جد و جہد کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جایے گا۔

مولانا محمد مطیع اللہ نازش

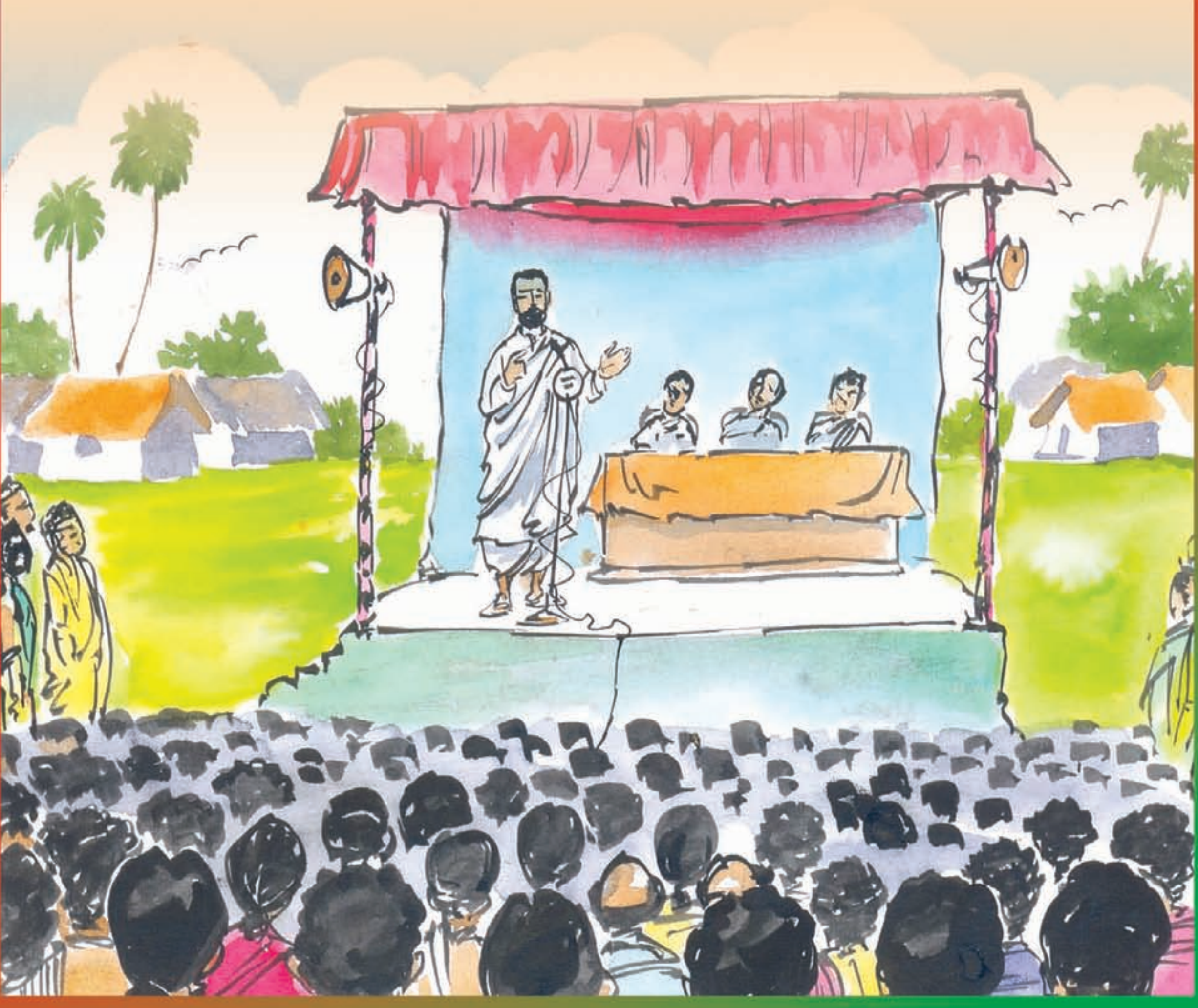

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

تحریک - حرکت، کسی بات کو شروع کرنا، آندولن

ملت - مذہب، فرقہ

پیمانہ - گلاس، ناپنے کا آلہ

شہرت - چرچا، ناموری

وظیفہ - اِسکالرشِپ، وہ رقم جو ہونہار طالبِ علم کو دی جاتی ہے، پنشن

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) ہندوستان کی آزادی میں کن لوگوں نے حصہ لیا؟

(ii) گوپ بندھوداس کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(iii) ان کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

۳- جملے بنائیے تاکہ لفظ مذکر ہے یا مونث، معلوم ہو سکے-

حصہ ، شہرت ، حیثیت ، بچپن ، امتحان